7واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک 14 مارچ 2014

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ مواصلات و تعمیرات

لاہور: جی او آر IV میں ورک چارج ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*125: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی او آر IV لاہور میں کل کتنے ورک چارج ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، شناختی کارڈ اور کیڈر کی تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ ملازمین کتنے عرصہ سے اس سب ڈویژن میں تعینات ہیں اور ان کی تعیناتی کا دورانیہ کتنا ہوتا ہے؟

(ج) مذکورہ ملازمین کی ملازمت کے کنٹریکٹ کی Renewal کا کیا طریقہ کار ہے؟

(تاریخ وصولی 6 جون 2013 تاریخ ترسیل 20 جون 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) جی او آر IV کی دیکھ بھال کے لئے منظور شدہ سٹاف کے علاوہ 6 عدد عارضی (ورک چارج) ملازمین کو پراونشل بلڈنگز کنسٹرکشن سب ڈویژن نمبر 1 لاہور میں تعینات کیا گیا ہے تاکہ جی او آر فور کی ضروریات / معاملات کی دیکھ بھال مناسب طریقے سے کی جا سکے ان ملازمین کے کوائف درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	شناختی کارڈ	عہدہ	تاریخ تعیناتی	تعیناتی کا دورانیہ
1	ارسلان علی ولد خالد حسین	35201-9678287-5	کارپینٹر	01-01-2014	تین ماہ
2	محمد امتیاز ولد محمد اشفاق	35202-0729728-3	ویلڈر	01-01-2014	تین ماہ
3	نزیر مسیح ولد سلامت مسیح	35202-1718965-5	سیورمین	01-01-2014	تین ماہ

4	ویکرم مسیح ولد حافظ مسیح	35201-9700891-9	سیور مین	01-01-2014	تین ماہ
5	محمد رفحان ولد محمد رمضان	35102-4275134-1	قُلی	01-01-2014	تین ماہ
6	محمد یاسین ولد صیب دین	35102-0678874-3	مالی	01-01-2014	تین ماہ

(ب) مذکورہ ملازمین پراونشل بلڈنگز کنسٹرکشن سب ڈویژن نمبر ا لاہور کی تعیناتی کا دورانیہ جز (الف) میں درج ہے۔

(ج) مذکورہ ورک چارج ملازمین کنٹریکٹ ملازمین نہ ہیں۔ ورک چارج ملازمین کی تعیناتی کا دورانیہ تین ماہ کے لیے ہوتا ہے دورانیے میں توسیع (Extension) نہ ہوتی ہے۔ تاہم مزید ضرورت کی صورت میں دوبارہ تعیناتی کی منظوری دی جاتی ہے جس کی مجاز اتھارٹی ایگزیکٹو انجینئر ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)</u>

<u>ضلع جہلم: نالہ گھان پر پل کی تعمیر و دیگر تفصیلات</u>

*776: <u>محترمہ راحیلہ انور</u>: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جہلم کی واحد طویل ترین پنڈ داد نخان روڈ پر شدید عوامی مطالبہ کے باوجود برساتی نالہ گھان پر پل تعمیر نہیں کیا جارہا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل نہ ہونے کی بناء پر عوام کو ملوٹ پل کا ایک لمبا چکر کاٹ کر واپس اس سڑک پر آنے کے لئے تقریباً ایک گھنٹہ لگ جاتا ہے جبکہ یہی راستہ کینٹ کی طرف سے صرف 10 منٹ کا ہے؟

(ج) جہلم کینٹ سے نکلنے والی سڑک اور ملوٹ پل سے نکلنے والی سڑک کی چوڑائی بیان فرمائیں؟
(د) کیا حکومت عوامی پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے مالی سال 14-2013 میں نالہ گھان پل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک پل بنایا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 27 جون 2013 تاریخ ترسیل 19 اگست 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ بات درست ہے کہ جہلم پنڈ داد نخان روڈ پر واقع نالہ گھان پر کوئی پل تعمیر نہیں کیا جا رہا۔ البتہ عوامی مطالبہ پر وزیرِ اعلیٰ پنجاب کے دفتر سے ایک ہدایت نامہ مورخہ 26-09-2013 کو جاری ہوا ہے جس کے تحت مذکورہ پل کی تخمینہ لاگت مانگی گئی ہے جو کہ بذریعہ ڈی۔ سی۔ او۔ جہلم ڈپٹی سیکرٹری (پلاننگ) وزیرِ اعلیٰ آفس کو بھجوا دی گئی ہے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ب) یہ بات درست ہے کہ جہلم پنڈ داد نخان روڈ پر نالہ گھان کا پل نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو بذریعہ ملوٹ پل پنڈ داد نخان جانا پڑتا ہے جس کا فاصلہ تقریباً 5 کلو میٹر زیادہ بنتا ہے کیونکہ براستہ کینٹ بخاری چوک تک فاصلہ 14 کلو میٹر بنتا ہے اور براستہ ملوٹ یہ فاصلہ 19 کلو میٹر بنتا ہے (نقشہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ لیکن براستہ ملوٹ سڑک (جو کہ ضلعی حکومت جہلم کے زیرِ انتظام ہے) مناسب مرمت نہ ہونے کی وجہ سے شکستہ حالت میں ہے جسکی وجہ سے بخاری چوک تک پہنچنے کیلئے تقریباً آدھا گھنٹہ اضافی وقت لگتا ہے۔

(ج) جہلم کینٹ سے نکلنے والی سڑک کی زیادہ تر چوڑائی 20 فٹ ہے جبکہ بخاری چوک تک کچھ جگہ پر 12 فٹ بھی ہے۔ ملوٹ پل کی طرف سے جانے والی سڑک کی چوڑائی 20 فٹ ہے لیکن یہ شکستہ حالت میں ہے۔

(د) مالی سال 14-2013 میں نالہ گھان پر کینٹ کی طرف سے پل تعمیر کرنے کا کوئی منصوبہ اس محکمہ میں زیرِ غور نہ ہے۔ البتہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ وزیرِ اعلیٰ پنجاب آفس کی ہدایت کے مطابق لاگت کا تخمینہ بذریعہ ڈی۔ سی۔ او۔ جہلم وزیرِ اعلیٰ پنجاب آفس کو بھجوا دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

ضلع چنیوٹ: اڈا شیخن کے مقام پر دریا پر پل تعمیر کرنے کی تفصیلات

*1094: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع چنیوٹ تقریباً 70 کلو میٹر لمبا ہے جس کی ڈیڑھ تحصیل دریائے چناب کے مشرقی کنارے پر جبکہ باقی ڈیڑھ تحصیل اس دریا کے مغربی کنارے آباد ہے اڈا شیخن جو تحصیل لالیاں کی آخری آبادی ہے، وہاں سے تحصیل بھوانہ کی مسافت 140 کلو میٹر بنتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ستر کلو میٹر لمبے ضلع میں دریائے چناب پر صرف ایک پل قابل استعمال ہے اور کیا یہ بھی درست ہے کہ اڈا شیخن کے مقام پر اگر دریا پر پل تعمیر کر دیا جائے تو یہ 140 کلو میٹر کی مسافت صرف 4 کلو میٹر رہ جاتی ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس مقام پر دریائے چناب کے اوپر پل فوری طور پر تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 5 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 3 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع چنیوٹ تقریباً 70 کلو میٹر لمبا ہے۔ بقیہ ضمن محکمہ ریونیو کے متعلقہ ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ اڈا شیخن جو تحصیل لالیاں کی آخری آبادی ہے اس کی مسافت تحصیل بھوانہ سے تقریباً 140 کلو میٹر نہیں بلکہ 112 کلو میٹر بنتی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس 70 کلو میٹر لمبے ضلع میں دریائے چناب پر صرف ایک ہی پل ہے۔ اور یہی پل لوگوں اور ٹریفک کے استعمال میں ہے۔ حکومت پنجاب پہلے ہی اڈا کلری جو کہ اڈا شیخن سے

پہلے آتا ہے پر پل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یہ مقام چینوٹ اور بھوآنہ کے تقریباً درمیان میں ہے اور یہ مقام پل بنانے کے لیے تکنیکی طور پر اور بظاہر سب سے موزوں جگہ ہے اور اڈا شیخن سے بہتر جگہ ہے۔اس مقام پر پل بننے سے بھوآنہ تا اڈا شیخن کا فاصلہ 112 کلو میٹر سے کم ہو کر تقریباً 23 کلو میٹر رہ جاتا ہے۔ جبکہ اگر یہ پل اڈا شیخن پر بنایا جائے تو یہ فاصلہ 4 کلو میٹر تو نہیں بلکہ تقریباً 24 کلو میٹر رہ جاتا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب اڈا شیخن سے پہلے اڈا کلری کے قریب دریائے چناب پر پل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ اڈا کلری سے بھوآنہ تک 15.77 کلو میٹر کا فاصلہ بنتا ہے۔ ٹھیکیدار موقع پر Mobilize ہو گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑکوں کی تعمیر کا معاملہ

*1114: لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں موجود زیادہ تر سڑکات جو دوسری سڑکات کو لنک کرتی ہیں، وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس حلقہ میں گنے کی کاشت بہت زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے تمام سڑکات پر رش رہتا ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس حلقہ میں جو سڑکات بنی ہوئی ہیں ان کا پچھلے پانچ سال کے دوران مرمت /پیچ ورک بھی نہیں کیا گیا؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ تمام سڑکات کی مرمت کا کام کروانے کا ارادہ رکھتا ہے ؟

(تاریخ وصولی 5 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 28 اگست 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سڑکیں مناسب حالت میں ہیں تاہم دوسری سڑکات کو لنک کرنے والی سڑکات ضلعی حکومت کے متعلقہ ہیں جو مناسب مرمت نہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ب) ہاں یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ پنجاب ہائی وے کی سڑکوں پر متواتر پیچ ورک اور مرمت کی جاتی ہے جس کی بنا پر یہ سڑکیں مناسب حالت میں ہیں۔ محکمہ پنجاب ہائی وے کی جو سڑکیں حلقہ PP-87 میں آتی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1 فیصل آباد سند ھلیاں والی روڈ کلو میٹر نمبر 78.79 تا 108

2 جھنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ چیچہ وطنی بورے والا روڈ کلو میٹر نمبر 41 تا 67

بقیہ ضمن پنجاب ہائی وے کے متعلقہ نہ ہے۔ بلکہ یہ ڈسٹرکٹ ہائی وے کے متعلقہ ہے۔

(د) یہ تمام روڈ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے متعلقہ ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)</u>

<u>ضلع جہلم: پنڈ داد نخان روڈ کے پانچ سوفٹ چھوڑے گئے ٹکڑا کی تعمیر نو کا معاملہ</u>

<u>*1251: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-</u>

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل و ضلع جہلم کے گاؤں موضع نوگراں سے گزرنے والی پنڈ داد نخان روڈ کا تقریباً پانچ سو فٹ (نصف گاؤں سے نالہ گھان تک) ٹکڑا سڑک کی تعمیر نو کے وقت چھوڑ دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کا موقف ہے کہ نالہ گھان پر بننے والے پل کے شولڈر اس جگہ پر بننے ہیں اس لیے مذکورہ ٹکڑا نہیں بنایا گیا؟

(ج) محکمہ سی اینڈ ڈبلیو مذکورہ پل کی تعمیری لاگت، پل کی تعمیر کا دورانیہ اور کام کب شروع ہوگا نیز پل کی ٹوٹل لمبائی بیان کرے، اگر نہیں تو بیان کرے کہ پل کا منصوبہ اس وقت کس سٹیج پر ہے؟

(د) اگر مذکورہ پل کی تعمیر کا دور دور تک نام نشان نہ ہے تو کیا محکمہ درج بالا پانچ سو فٹ سڑک کا ٹکڑا مالی سال 14-2013 میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 5 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ بات درست ہے کہ تحصیل و ضلع جہلم کے گاؤں نوگراں سے گزرنے والی جہلم پنڈدادن خان روڈ کا 800 فٹ حصہ (نوگراں تا نالہ گھان) سڑک کی کشادگی و بہتری کے دوران نالہ گھان پر پل کی Approaches کی تعمیر کیلئے چھوڑ دیا گیا تھا۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ یہ حصہ نالہ کہان پر بننے والے پل کی Approaches کیلئے چھوڑ دیا گیا ۔کیونکہ تکنیکی طور پر اس حصہ نے پل کی تعمیر کے ساتھ ہی تعمیر ہونا ہے۔

(ج) اگر اس پل کی تعمیر کی جائے تو اس وقت تعمیری لاگت تقریباً 206 ملین روپے ہوگی اور اس کی لمبائی تقریباً 1000 فٹ ہوگی ساتھ ہی تقریباً 2 کلومیٹر کی Approach روڈ بنے گی اور اس پل کی تعمیر کا دورانیہ تقریباً ایک سال ہوگا۔ فی الحال اس پل کا کوئی منصوبہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ میں منظور نہ ہے، البتہ وزیرِ اعلیٰ پنجاب آفس کے ایک ہدایت نامہ مورخہ 2013-09-26 کے تحت تخمینہ لاگت بذریعہ ڈی۔ سی۔ او جہلم وزیرِ اعلیٰ پنجاب آفس بھجوایا گیا ہے۔

(د) اگرچہ تکنیکی طور پر مذکورہ حصہ کی تعمیر پل کے ساتھ منسلک ہے لیکن عوام کی تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے اس خستہ حال ٹکڑے کی خصوصی مرمت کا کام مورخہ 08 مارچ 2014 کو شروع کر دیا گیا ہے جو کہ 10 مئی 2014 تک مکمل کر لیا جائے گا جس کا تخمینہ لاگت 29 لاکھ 97 ہزار روپے ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)</u>

<u>مری: محکمہ (سی اینڈ ڈبلیو) ریسٹ ہاؤسز و گیسٹ ہاؤسز کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

***1447: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے مری میں کتنے ریسٹ ہاؤسز / گیسٹ ہاؤسز ہیں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز میں کیا عام پبلک کو بھی رہنے کی اجازت ہے؟

(ج) ان ریسٹ ہاؤسز کے کرایہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ان ریسٹ ہاؤسز کو عام پبلک کے لئے کرایہ پر حاصل کرنے کا طریق کار کیا ہے؟

(ہ) یکم جنوری 2012 سے 31 دسمبر 2012 تک گورنمنٹ کو ان ریسٹ ہاؤسز سے کتنا کرایہ وصول ہوا، ہر ریسٹ ہاؤس کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 19 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) مری میں محکمہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کا کوئی ریسٹ ہاؤس / گیسٹ ہاؤس نہیں ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے پاس مری میں کوئی ریسٹ ہاؤس نہیں ہے لہذا غیر متعلقہ ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے پاس مری میں کوئی ریسٹ ہاؤس نہیں ہے لہذا غیر متعلقہ ہے۔

(د) جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے پاس مری میں کوئی ریسٹ ہاؤس نہیں ہے لہذا غیر متعلقہ ہے۔

(ہ) جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے پاس مری میں کوئی ریسٹ ہاؤس نہیں ہے لہذا غیر متعلقہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)</u>

<u>ضلع لاہور: محکمہ بلڈنگز کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*1533: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ بلڈنگز کے کتنے دفاتر ہیں نیز یہ دفاتر کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) ضلع لاہور کے محکمہ بلڈنگز میں کتنے ایگزیکٹوانجینئرز ہیں نیز ان کو سال 13-2012 میں کتنی رقم خرچ کرنے کے لئے دی گئی نیز انہوں نے کن کن منصوبوں پر کتنی رقم خرچ کی اور کتنی بقایا بچی اور کیوں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 24 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 24 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ضلع لاہور میں چیف انجینئر کے دو سپرنٹنڈنگ انجینئر کے دو ایگزیکٹیو انجینئر کے آٹھ، اور سب ڈویژنل آفیسر کے 27 عدد دفاتر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1) چیف انجینئر، پنجاب بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ، نارتھ زون، پرانی انار کلی، لاہور۔

2) چیف انجینئر، پنجاب بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ، ساؤتھ زون، پرانی انار کلی، لاہور۔

3) سپرنٹنڈنگ انجینئر، پروانشل بلڈنگز سرکل نمبر 1، میکلوڈ روڈ لاہور۔

ان کے ماتحت ایگزایکٹوانجینئر اور سب ڈویژنل آفیسرز کی تفصیلات درج ہیں-

1) ایگزایکٹوانجینئر، فسٹ پروانشل بلڈنگز ڈویژن، میکلوڈ روڈ لاہور

i۔ سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 1، PWD سیکرٹریٹ، لاہور

ii۔ سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 3، میکلوڈ روڈ، لاہور

iii۔ سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 4، گورنر ہاؤس لاہور

iv۔ سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز کنسٹرکشن سب ڈویژن نمبر 1، میکلوڈ روڈ، لاہور

2) ایگزایکٹیوانجینئر، سیکنڈ پروانشل بلڈنگز ڈویژن، میکلوڈ روڈ لاہور

i۔ سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 5، میکلوڈ روڈ، لاہور

ii۔ سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 6 سول سیکرٹریٹ، لاہور

iii۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 7، میکلوڈ روڈ، لاہور

iii۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 8، فیصل ٹاؤن GOR-V، لاہور

3) ایگزایکٹوانجینئر، تھرڈ پروانشل بلڈنگز ڈویژن، جنرل ہسپتال لاہور

i۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 9، چوہنگ، لاہور

ii۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 10، پولیس لائن، لاہور

iii۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 11، جنرل ہسپتال، لاہور

iv۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز کنسٹرکشن سب ڈویژن نمبر 2، جنرل ہسپتال، لاہور

4) سپرنٹنڈنگ انجینئر، پروانشل بلڈنگز سرکل نمبر 2، میکلوڈ روڈ لاہور

ان کے ماتحت ایگزایکٹیوانجینئر اور سب ڈویژنل آفیسرز کی تفصیلات درج ہیں-

1) ایگزایکٹیوانجینئر، فورتھ پروانشل بلڈنگز ڈویژن، میکلوڈ روڈ لاہور

i۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 12 میکلوڈ روڈ لاہور.

ii۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 15، لاہور ہائی کوٹ، لاہور

iii۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن شیخوپورہ

iv۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن، ننکانہ صاحب

2) ایگزایکٹیوانجینئر، ففتھ پروانشل بلڈنگز ڈویژن، میکلوڈ روڈ، لاہور

i۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 19، GOR-I لاہور

ii۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن چیف منسٹر سیکرٹریٹ، لاہور

iii۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن، پنجاب اسمبلی لاہور۔

3) ایگزایکٹیوانجینئر، سیکتھ پروانشل بلڈنگز ڈویژن، چلڈرن ہسپتال لاہور

i۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 20، چلڈرن ہسپتال لاہور

ii۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 21، چلڈرن ہسپتال لاہور

iii۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 22، چلڈرن ہسپتال لاہور

iii۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن، قصور

4) ایگزایکٹیوانجینئر، ساؤتھ پروانشل بلڈنگز ڈویژن، میکلوڈ روڈ، لاہور

i۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 13، وحدت کالونی، لاہور

ii۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 14، وحدت کالونی, لاہور

iii۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 2، چوبرجی گارڈن اسٹیٹ، لاہور

5) ایگزایکٹیوانجینئر، پروانشل بلڈنگز ڈویژن، جی۔او۔آرز، میکلوڈ روڈ، لاہور

i۔سب ڈویژنل آفیسر، پروانشل بلڈنگز سب ڈویژن نمبر 17، GOR–I لاہور

ii۔سب ڈویژنل آفیسر، مینٹیننس سب ڈویژن نمبر I، GOR–I لاہور

iii۔سب ڈویژنل آفیسر، مینٹیننس سب ڈویژن نمبر II، GOR–III لاہور

iv۔سب ڈویژنل آفیسر، مینٹیننس سب ڈویژن نمبر III، GOR–II لاہور

مزید برآں ضلعی حکومت کے ماتحت کام کرنے والے ڈسٹرکٹ بلڈنگ کے دفاتر کے متعلق معلومات چیف انجینئر ڈسٹرکٹ سپورٹ اینڈ مانیٹرنگ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں پنجاب محکمہ بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ میں 8 عدد ایگزیکٹوانجینئرز ہیں اور جو رقم سال 13۔2012 میں خرچ کرنے کے لئے دی گئی ان کی تفصیل اور مختلف منصوبہ جات پر جو رقم خرچ کی گئی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

ضلع اوکاڑہ: دیپال پور سے وساویوالہ روڈ کی ازسرنو تعمیر کی تفصیلات

*1581: جناب آصف محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) دیپالپور سے وساویوالہ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ روڈ کی تعمیر پہلی دفعہ کب کی گئی اور اس پر کل کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) پہلی دفعہ تعمیر کے بعد اب تک اس کی کتنی دفعہ تعمیر و مرمت اور پیچ ورک ہو چکا ہے اور ہر دفعہ اس پر کتنے کتنے اخراجات ہوئے اور اس کی ہر دفعہ فائنل انسپیکشن کن کن افسران واہلکاران نے کی، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر کروڑوں روپے خرچ کرنے کے بعد بھی جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے کیا محکمہ اس کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 26 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 16 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) سڑک دیپالپور تا وساویوالہ حویلی لکھا (لمبائی 25.20 کلو میٹر) ضلع اوکاڑہ 10 فٹ کشادہ کی پہلی دفعہ تعمیر 83-1982 میں شروع ہوئی اور 86-1985 میں مکمل ہوئی جس پر 17.168 ملین لاگت آئی

(ب) سڑک ہذا کی 20 فٹ تک کشادگی و بحالی کا کام 89-1988 میں شروع ہوا اور 91-1990 میں مکمل ہوا جس پر 23.680 ملین روپے لاگت آئی۔ بعد ازاں 1991 تا 2001 سڑک ہذا ایکسیئن ہائی وے ڈویژن اوکاڑہ اور 2001 میں ضلعی نظام کے نفاذ کے بعد ڈسٹرکٹ آفیسر (روڈز) اوکاڑہ کے زیر کنٹرول رہی جو سڑک کی مرمت و پیچ ورک کرواتے رہے مورخہ 31.10.2007 کو حکومت پنجاب کی جانب سے سڑک ہذا کو (Provincialzed) کر دیا گیا جس کے بعد سڑک ہذا دیکھ بھال کے لیے پراونشل ہائی وے ڈویژن اوکاڑہ کو ٹرانسفر کر دی گئی تعمیر کے بعد اب تک سڑک مذکورہ کی مرمت پر جو اخراجات کیے گئے ان کی تفصیلات (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) سڑک مذکورہ کو ٹریفک کے قابل رکھنے کے لیے مرمت کا کام مختلف سالوں کے دوران مرحلہ وار کیا گیا جس کی بدولت سڑک کے کافی حصے بہتر حالت میں موجود ہیں۔ اور سڑک پر ٹریفک کی روانی میں کوئی دشواری نہ ہے۔ مزید براں سڑک ہذا کے کچھ حصے خستہ حالی کے شکار ہیں جن کی

خصوصی مرمت درکار ہے جو کہ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کر دیئے جائیں گے۔ مزید سڑک ہذا کی از سر نو تعمیر کے لیے کوئی فنڈز یا ہدایات موصول نہ ہوئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

ضلع اوکاڑہ: تحصیل دیپالپور کی حدود میں آنے والی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*1582: جناب آصف محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی حدود میں آنے والی کن کن سڑکوں کی گزشتہ پانچ سالوں کے دوران از سر نو تعمیر، مرمت و پیچ ورک کیا گیا ان کے نام و مقام اور کل اخراجات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ تحصیل کی حدود میں کتنی ایسی سڑکیں ہیں جو انتہائی خستہ حال ہیں جن کو عرصہ دراز سے تعمیر نہیں کیا جا رہا ہے اس کی وجوہات سے آگاہ کریں اور یہ کب تک تعمیر کر دی جائیں گی؟

(تاریخ وصولی 26 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 16 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) اس ضمن میں استدعا ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ پراونشل ہائی وے ڈیپارٹمنٹ اوکاڑہ نے تحصیل دیپالپور کی حدود میں آنے والی جن جن سڑکوں کی از سر نو تعمیر، مرمت و پیچ ورک کا کام کیا ہے ان کا نام اور کل اخراجات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی حدود میں آنے والی محکمہ پراونشل ہائی وے کی سڑکات کے جو حصے خستہ حالی کا شکار ہیں ان کی تفصیلات (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ ان سڑکات کے خستہ حال حصوں کی خصوصی مرمت درکار ہے اور مرمت کا کام فنڈز کی دستیابی پر کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

لاہور: سوڈیوال تا چوبرجی روڈ کی توسیع و دیگر تفصیلات

***1669: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ملتان روڈ لاہور ٹھوکر نیاز بیگ تا چوبرجی روڈ کی دونوں جانب توسیع کرنے کا پراجیکٹ شروع کیا تھا جن کو دو فیزوں میں بنانا تھا اس پر دونوں اطراف کتنی کتنی توسیع کی گئی ؟

(ب) دونوں فیزوں کی تعمیر پر کتنا وقت لگا اور کتنی لاگت آئی، دونوں فیزوں کی الگ الگ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹھوکر نیاز بیگ سے سوڈیوال تک تو دونوں اطراف سے سڑک کو وسیع کر دیا گیا، لیکن سوڈیوال تا چوبرجی تک توسیع نہ کرنے کی وجہ بتائی جائے ؟

(د) کیا حکومت سوڈیوال تا چوبرجی روڈ کی توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013 تاریخ ترسیل 2 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ملتان روڈ لاہور کی دونوں جانب توسیع کا پراجیکٹ شروع کیا تھا جس کو 2 فیز میں مکمل کیا گیا۔ ٹھوکر نیاز بیگ تا سکیم موڑ (فیز-I) کی لمبائی 7.7 کلو میٹر ہے جبکہ سکیم موڑ تا چوک چوبرجی (فیز-II) کی لمبائی 3.5 کلو میٹر ہے۔ فیز I کی تعمیر و توسیع لاہور رنگ روڈ اتھارٹی کی زیر نگرانی کی گئی جبکہ فیز-II کی تعمیر محکمہ ہائی وے پنجاب کی زیرِ نگرانی سر انجام پائی۔ پہلے مرحلے (ٹھوکر نیاز بیگ تا سکیم موڑ) سڑک ہذا کی کشادگی اوسطاً 5 سے 35 فٹ (زمین کی دستیابی اور ڈیزائن کی ضرورت کے مطابق) توسیع دی گئی جبکہ انٹر سیکشن کو 120 فٹ تک کھلا کیا گیا اور مناسب جگہوں پر پارکنگ فراہم کی گئی۔ جبکہ دوسرے مرحلے سکیم موڑ تا بسطامی روڈ (1.24 کلو میٹر) کی توسیع 29.5 فٹ سے 39 فٹ تک دونوں اطراف کی گئی ہے۔ جبکہ بسطامی روڈ سے چوک چوبرجی (لمبائی 2.26 کلو میٹر) لینڈ ایکوزیشن کے نوٹیفکیشن 6(4)17 کی منظوری نہ ہونے کے

سبب کوئی توسیع نہ کی گئی بلکہ صرف پہلے سے تعمیر شدہ سڑک کو کارپٹنگ اور Rehabilitate کیا گیا۔

(ب) پہلے مرحلے (ٹھوکر نیاز بیگ تا سکیم موڑ) کی تعمیر مالی سال 10-2009 (اکتوبر 2009) میں شروع ہو کر مالی سال 12-2011 (ستمبر 2011) میں مکمل ہو چکی ہے جس کا تخمینہ لاگت بشمول حصول اراضی 3483 ملین روپے ہے (لاگت تعمیر سڑک 2136 ملین روپے + حصول اراضی 1347 ملین روپے)۔ جبکہ دوسرے مرحلے (فیز-II) سکیم موڑ تا بسطامی روڈ (سوڈیوال) کی تعمیر اکتوبر 2012 کو شروع کی گئی اور تقریباً 8 ماہ کے عرصہ میں 1331 ملین روپے کی لاگت سے بشمول حصول اراضی مکمل کر لی گئی۔ (لاگت تعمیر سڑک 596 ملین روپے + حصول اراضی 735 ملین روپے)۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ ٹھوکر تا بسطامی روڈ (سوڈیوال) کی توسیع کر دی گئی۔ جبکہ بسطامی روڈ (سوڈیوال) تا چوبرجی کی توسیع MTS (میٹرو بس سروس) پروجیکٹ کی متوقع منظوری کے باعث عارضی طور پر مؤخر کر دی گئی۔ مزید یہ کہ اس سیکشن کی لینڈ ایکوزیشن کے نوٹیفکیشن 6(4)17 کی منظوری بھی نہ ہو سکی۔

(د) اس جز کا جواب جز (ج) میں دے دیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)</u>

<u>سیالکوٹ: سول ہسپتال ڈسکہ کے ایمرجنسی کے مریضوں کو ٹریفک کے رش کے باعث مشکلات کا سامنا و دیگر تفصیلات</u>

*1709: <u>جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ:</u> کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ سے لاہور اور لاہور سے سیالکوٹ جانے والی ٹریفک ڈسکہ شہر میں سول ہسپتال کے سامنے سے بائی پاس نہ ہونے کی وجہ سے گزرتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سول ہسپتال ڈسکہ کے سامنے اور اس کے دونوں اطراف اس روڈ پر ہر وقت سینکڑوں گاڑیاں ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے رکی رہتی ہیں جس بناء پر مریضوں خاص کر ایمرجنسی کے مریضوں کو شدید مشکلات پیش آتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگرا اور جیسر والا سے بھروکے پل سے پہلے گوجرانوالہ روڈ سے گلوٹیاں بائی پاس بنا دیا جائے تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے کیا حکومت اس منصوبہ پر غور کر رہی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013 تاریخ ترسیل 8 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ سیالکوٹ سے لاہور آنے اور جانے والی ٹریفک سول ہسپتال ڈسکہ شہر کے سامنے سے گزرتی ہے جو ڈسکہ کا پرانا بائی پاس ہے۔ یہ بائی پاس 1973 میں تعمیر کیا گیا تھا اور آبادی کے پھیلاؤ کی وجہ سے شہر کا حصہ بن گیا ہے

(ب) یہ درست ہے کہ اس سڑک پر زرعی ورکشاپ اور غلط پارکنگ کی وجہ سے کبھی کبھار ٹریفک کا بہت زیادہ رش ہو جاتا ہے جس کو بہتر ٹریفک مینجمنٹ کے ذریعے خاصا بہتر کیا جا سکتا ہے۔

(ج) اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر نیا بائی پاس بنے تو اس سے ڈسکہ شہر اور پرانا بائی پاس سے گزرنے والی ٹریفک میں نمایاں کمی آسکتی ہے۔ یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ پرانا بائی پاس روڈ جس کی چوڑائی صرف 24 فٹ تھی اس کو دورویہ کرنے کا منصوبہ زیر تعمیر ہے جس پر FWO کام کر رہی ہے جس کی تکمیل سے 24+24 فٹ کیرج وے کے ساتھ 6 فٹ چوڑائی میں پکا شولڈر اور 15+15 فٹ چوڑائی میں سروس لین بھی بنائی جا رہی ہے جس سے سابقہ 24 فٹ سڑک کے بدلے میں سڑک کی چوڑائی 90 فٹ ہو جائے گی۔ امید کی جاتی ہے کہ ٹریفک جام کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

لاہور: چوبرجی کوارٹرز کے رہائشیوں کے مسائل کی تفصیلات

***1871: قاضی احمد سعید: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوبرجی کوارٹرز لاہور کے "پی" بلاک، "جی" بلاک، "او" بلاک اور "بی" بلاک میں واٹر سپلائی اور سیوریج کا انتظام انتہائی ناقص ہے اور مکین آمیزش زدہ گندہ پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بارش کے پانی کے نکاس کا خاطر خواہ انتظام نہ ہے اس مقصد کے لئے حکومت کی طرف سے ایک ٹیوب ویل لگایا گیا لیکن کافی عرصہ سے اس کو بارشیں ہونے کے باوجود استعمال میں نہیں لایا گیا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) حکومت کب تک مذکورہ علاقہ کے مذکورہ بالا مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور مذکورہ ٹیوب ویل کو استعمال میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجہ سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 16 اگست 2013 تاریخ ترسیل 21 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) درست نہ ہے۔ چوبرجی کوارٹرز لاہور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے پانی کی کوئی آمیزش نہیں ہے۔ چوبرجی کوارٹرز میں واٹر سپلائی اور سیوریج کا نظام بطریق احسن کام کر رہا ہے۔ تقریباً ایک ماہ پہلے L.D.A نے سمن آباد نالے کی سڑک کی تعمیر کی وجہ سے کچھ کوارٹرز کو گرایا تھا۔ دوران مسماری پانی کی لائنوں کو کاٹنے کی وجہ سے صرف چند گھنٹے چوبرجی کوارٹرز کے کچھ بلاکس میں پانی گدلا ہوا جو کہ کنیکشن مکمل منقطع کرنے پر درست ہو گیا۔ علاوہ ازیں چوبرجی کوارٹرز کالونی کے کچھ بلاکس میں پرانے واٹر سپلائی لائنوں میں سکیل کا خدشہ رہتا ہے اور دو مرتبہ یہ شکایت بھی آئی ہے کہ گھروں میں گدلا پانی آ رہا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ پائپ لائنیں پرانی ہونے کی وجہ سے ان میں سکیل (Scale) جمع ہو گئی ہے۔ جن کو ہائیڈرینٹس کھولنے سے صاف کرا دیا گیا۔ ان پائپوں کو وقتاً فوقتاً بذریعہ ہائیڈرینٹس صاف کیا جاتا ہے۔ اور گدلے پانی کی شکایت ختم ہو گئی ہے۔

(ب)درست نہ ہے۔چوبرجی کوارٹرز کے بارشی پانی کا عمومی طور پر نکاس سمن آباد ڈرین میں ہوتا ہے ۔ڈسپوزل پمپ کو اس وقت چلایا جاتا ہے جبکہ ملحقہ ڈرین میں پانی کی سطح نکاسی آب میں رکاوٹ بنے۔ یہ ضرورت صرف شدید بارشوں میں پیش آتی ہے۔مذکورہ ڈسپوزل پمپ درست حالت میں کام کر رہا ہے۔

(ج)مذکورہ بالا جوابات کے پیش نظر واضع ہے کہ چوبرجی کوارٹرز میں واٹر سپلائی اور سیورج پانی کی آمیزش سے متعلق کوئی مسئلہ درپیش نہ ہے۔ڈسپوزل پمپ مذکورہ درست حالت میں ہے۔اور صرف بوقت ضرورت استعمال کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12مارچ 2014)

لاہور:چوبرجی کوارٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1872:قاضی احمد سعید:کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)چوبرجی لاہور میں سرکاری کوارٹرز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب)چوبرجی کوارٹرز کی تزئین و آرائش اور مرمت کے لئے 12-2011،13-2012اور 14-2013کے بجٹ میں کتنی رقم رکھی گئی،الگ الگ تفصیل سال وائز بیان فرمائیں؟

(ج)کتنے ایسے کوارٹر ہیں جن پر مذکورہ سالوں کے دوران کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی؟

(د)کیاچوبرجی کوارٹرز لاہور میں کچن کیبن بنانے کی کوئی سکیم زیر غور ہے،اگر ہاں تو اس کی موجودہ صورتحال کیاہے،مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 16اگست 2013تاریخ ترسیل 21اکتوبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف)چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی میں سرکاری کوارٹرز کی کل تعداد 409ہے۔

(ب)چوبرجی کوارٹرز میں تزئین و آرائش کا کام محکمہ بلڈنگز سے متعلقہ نہ ہے۔مرمت کے لیے

12-2011، 13-2012 اور 14-2013 کے دوران خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال	سالانہ مرمت	خصوصی مرمت
12-2011	1.904 ملین	0.111 ملین
13-2012	2.305 ملین	2.325 ملین
14-2013	1.207 ملین	0.039 ملین
کل رقم	5.416 ملین	2.475 ملین

سال وار اور کوارٹر وار تفصیل اخراجات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس ضمن میں مزید یہ بتانا ضروری ہے کہ چوبرجی کوارٹرز کی سلانہ مرمت کے لیے درکار فنڈز برائے سال 12-2011، 13-2012 اور 14-2013 بالترتیب 10.462، 11.508، اور 12.659 ملین روپے تھا۔

(ج) جن کوارٹرز میں مذکورہ سالوں میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔ انکی کل تعداد 16 ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی میں فی الحال کچن کیبنٹس بنانے کی کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

ایم پی ایز حضرات کی رہائش کے مسئلہ کو حل کرنے کی تفصیلات

*1910: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حکومت لاہور میں پنجاب کے دوسرے اضلاع سے آنے والے ایم پی ایز کی رہائش کا مسئلہ حل کرنے کے لئے کوئی خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 16 اگست 2013 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ سوال اسمبلی سیکرٹیریٹ سے متعلقہ ہے تاہم اس وقت MPA حضرات کے لیے مندرجہ ذیل ہاسٹل موجود ہیں:۔

1۔ پیپلز ہاؤس:۔ جس میں چالیس (40) MPA حضرات کے لیے رہائش کی سہولت موجود ہے۔

2۔MPA ہوسٹل:۔ جس میں چھتیس (36) MPA حضرات کے لیے رہائش کی سہولت موجود ہے۔اس کے علاوہ معزز MPA حضرات کی رہائش کے لیے کوئی نئی سکیم موجود نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

ضلع ننکانہ صاحب: پی پی 174 میں سڑکوں کی مرمت کی تفصیلات

*1998: جناب جمیل حسن خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 11۔2010 اور 12۔2011 میں پی پی 174 ضلع ننکانہ صاحب میں سڑکوں کی مرمت پر کتنا فنڈ خرچ کیا گیا؟

(ب) کیا محکمہ نے آئندہ کے لئے ان سڑکوں کی مرمت کے لئے کوئی فنڈز رکھے ہیں اگر نہیں رکھے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2013 تاریخ ترسیل 13 نومبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) حلقہ پی پی 174 ضلع ننکانہ صاحب میں محکمہ شاہرات پنجاب کی دو سڑکیں واقع ہیں:۔

(i) لاہور جڑانوالہ روڈ حصہ (موڑ کھنڈا تا بچیکی) جس کی لمبائی 12 کلومیٹر ہے یہ سڑک سال 13۔2012 میں مکمل ہوئی اس کی مرمت پر سال 11۔2010 اور 12۔2011 میں کوئی فنڈ خرچ نہ کیا گیا ہے۔

(ii) موڑ کھنڈا بائی پاس کی مرمت پر سال 11۔2010 میں 2 لاکھ 25 ہزار روپے خرچ کیا گیا جبکہ سال 12۔2011 میں کوئی رقم برائے مرمت خرچ نہ کی گئی ہے۔اس حلقہ کی بقایا سڑکیں ضلعی حکومت ننکانہ صاحب کی ذمہ داری میں آتی ہیں۔

(ب) جیسا کہ اُوپر بیان کیا گیا ہے حلقہ پی پی 174 میں واقع سڑک لاہور جڑانوالہ (موڑ کھنڈا تا بچیکی) پچھلے مالی سال کے دوران مکمل ہوئی ہے حکومت ہر سال سڑکوں کی مرمت کے لیے فنڈز مختص کرتی ہے ان فنڈز کا استعمال اس سڑک کی مرمت کے لیے بھی ضرورت کے مطابق استعمال کیا جائے گا۔ جبکہ موڑ کھنڈا بائی پاس کی بحالی و خصوصی مرمت حکومت کی طرف سے مہیا کردہ سالانہ فنڈز سے ممکن نہ ہے اس سڑک کی بحالی و مرمت کا تخمینہ 43.00 ملین روپے لگایا گیا ہے تاحال بحالی و مرمت کی مد میں اتنی رقم مہیا نہ ہو سکی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

ضلع ننکانہ صاحب: پی پی 174 میں بنائی گئی سڑک کی صورتحال کی تفصیلات

*2010: جناب جمیل حسن خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابق دور حکومت میں پی پی 174 کے قصبہ موڑ کھنڈا ضلع ننکانہ صاحب کے گرد بائی پاس سڑک تعمیر کی گئی تھی جو ناقص مٹیریل استعمال ہونے کی بناء پر جلد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہے؟

(ب) کیا اس منصوبہ کے حوالے سے کوئی محکمانہ انکوائری کی گئی اور اگر کوئی انکوائری ہوئی تو اس کی رپورٹ پر کیا ایکشن لیا گیا؟

(ج) حکومت اس منصوبہ کی از سر نو تعمیر و مرمت کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ سابق دورِ حکومت میں پی پی 174 کے قصبہ موڑ کھنڈا ضلع ننکانہ صاحب کے گرد بائی پاس سڑک سال 2005 میں تعمیر کی گئی۔ تعمیر کے کچھ عرصہ بعد سڑک میں کچھ نقائص پیدا ہو گئے اور سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی۔

(ب) سڑک میں پیدا شدہ نقائص کی باقاعدہ انکوائری کروائی گئی اور ذمہ دار افسران کو محکمانہ قواعد و ضوابط کے تحت سزائیں سنائی گئیں۔

(ج) سڑک کی بحالی کے لیے 43 ملین روپے کا تخمینہ لاگت منظور کیا گیا لیکن فنڈز کی کمی کے باعث بحالی و مرمت کا کام تاحال شروع نہیں کیا جا سکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت کا ٹھیکہ و تعمیر کی تفصیلات

*2095: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبائی اسمبلی پنجاب کی نئی بلڈنگ کا ٹھیکہ کتنی رقم میں دیا گیا اور اس کی مدت تکمیل کیا مقرر کی گئی؟

(ب) کیا مقررہ مدت میں تعمیر مکمل نہ ہونے کی وجہ سے معروضی حالات میں منصوبہ کی مالیت بڑھتی جا رہی ہے اور تعمیری کام نہایت سست روی سے چل رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئی بلڈنگ کی تعمیر مکمل نہ ہونے کی وجہ سے موجودہ ہال میں ممبران بہت تنگی سے بیٹھتے ہیں؟

(د) کیا حکومت جلد از جلد اس کی تعمیر مکمل کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک اس کی تعمیر مکمل ہو جائیگی نیز اس بلڈنگ سے ملحق مسجد کی تعمیر بھی منظور کی گئی تھی اور اس کے لئے ممبران نے اڑتالیس لاکھ روپے بھی اپنی تنخواہوں میں سے جمع کروائے تھے، کیا اس مسجد کی تعمیر بھی جلد از جلد مکمل کروائی جائے گی تاکہ ممبران اور اسمبلی کے ملازمین اچھے انداز میں نماز ادا کر سکیں؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013 تاریخ ترسیل 21 نومبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) نئی پنجاب اسمبلی بلڈنگ ADP کی دو اسکیموں پر مشتمل ہے

i۔ایڈیشنل اسمبلی بلڈنگ۔جسکا تخمینہ لاگت 1470.196 ملین روپے ہے

ii۔ایکسٹینشن آف پنجاب اسمبلی بلڈنگ۔جسکا تخمینہ لاگت 1053.195 ملین روپے ہے

ایڈیشنل اسمبلی بلڈنگ کا ٹھیکہ مختلف گروپوں کی شکل میں 1174.484 ملین روپے کا دیا گیا تھا جن کی مدت تکمیل مختلف ہے (detail attached as annex-A)

ایکسٹینشن اسمبلی بلڈنگ کا ٹھیکہ مختلف گروپوں کی شکل میں 782.049 ملین روپے کا دیا گیا تھا جن کی مدت تکمیل مختلف ہے (detail attached as annex-B)

(ب) یہ درست ہے کہ مقررہ مدت میں تعمیر مکمل نہ ہونے کہ وجہ سے منصوبہ کی مالیت بڑھتی جا رہی ہے۔بلڈنگ کی تعمیر کا کام اس وقت فنڈز کے نہ ہونے کی وجہ سے بند ہے۔ موجودہ مالی سال (14۔2013) میں اس سکیم کے لئے ADP میں کوئی فنڈ مختص نہ کیے گئے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے

(د) فنڈز مہیا ہونے کے ڈیڑھ (1/2۔1) سال بعد بلڈنگ مکمل کی جا سکے گی۔

بلڈنگ سے ملحق مسجد کی تعمیر اسمبلی کی سکیم کا حصّہ نہیں ہے۔اس کے لئے جناب سپیکر پنجاب اسمبلی نے ایک کمیٹی قائم کی ہے جو اسکا ڈیزائن وغیرہ فائنل کرے گی اور تعمیر کا کام کروائے گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)</u>

<u>ضلع قصور: کوٹ رادھا کشن شہر کی سڑکوں کی ابتر صورت حال کی تفصیلات</u>

*2177: <u>جناب محمد انیس قریشی:</u> کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کوٹ رادھا کشن ضلع قصور میں ڈی او روڈز اور ڈی او بلڈنگ تعینات نہ کیا گیا ہے؟

(ب) کیا بھی درست ہے کہ کوٹ رادھا کشن شہر کے اندر سے گزرنے والی رائے ونڈ روڈ اور میر صاحب روڈ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں کیا حکومت ان روڈز کو فوری تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 26 اگست 2013 تاریخ ترسیل 25 نومبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر (روڈ و بلڈنگ) کی تعیناتی ضلعی حکومت کے تحت ضلع کی سطح پر ہوتی ہے، جبکہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (روڈ و بلڈنگ) کی تعیناتی ضلعی حکومت کے تحت تحصیل کی سطح پر ہوتی ہے۔ تحصیل کوٹ رادھا کشن میں الگ سے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر روڈ و بلڈنگ تعینات نہ کیے جاتے ہیں کیونکہ یہاں پر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (روڈ و بلڈنگ) کی منظور شدہ اسامی نہ ہے۔ تحصیل کوٹ رادھا کشن کے متعلقہ کام ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر قصور (روڈ و بلڈنگ) کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔ اس وقت ان دفاتر میں جو افسران تعینات ہیں اُن کی تفصیل درج ذیل ہے؛

1 کامران مبارک ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر روڈز قصور (تاریخ تعیناتی 01.12.2012)

2 محمد اسلم ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ قصور (تاریخ تعیناتی 12.02.2014)

(ب) کوٹ رادھا کشن شہر کے اندر سے گزرنے والی رائے ونڈ چھانگا مانگا روڈ جس کی لمبائی 31 کلو میٹر ہے۔ اس سڑک کا 3.50 کلو میٹر حصہ کوٹ رادھا کشن شہر سے گزرتا ہے۔ اس میں سے 2300 فٹ لمبائی میں خصوصی مرمت کے تحت سڑک کو مرمت کیا جا رہا ہے۔ اس حصّے کی مرمت کا کام مارچ کے آخری ہفتہ میں مکمل کر دیا جائے گا۔ تاہم باقی 2.5 کلو میٹر میں مرمت کا کام مئی 2014ء کے وسط تک فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر دیا جائے گا۔ جبکہ میر صاحب روڈ ضلعی حکومت سے متعلقہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12مارچ 2014)

پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت میں ہال کی فوری تعمیر کی تفصیلات

*2228: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت پر اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے نیز اس کو مکمل کرنے کے لئے مزید کتنی رقم درکار ہے؟

(ب) کیا حکومت صرف اسمبلی ہال کی تکمیل کو فوری ممکن بنانے کے لئے اس مالی سال میں رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کم از کم اجلاس مناسب طریقہ سے ہو سکے؟

(تاریخ وصولی 28اگست 2013تاریخ ترسیل 25نومبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) نئی پنجاب اسمبلی بلڈنگ ADP کی دو اسکیموں پر مشتمل ہے

i۔ایڈیشنل اسمبلی بلڈنگ۔ جسکا تخمینہ لاگت 1470.196 ملین روپے ہے

ii۔ایکسٹینشن آف پنجاب اسمبلی بلڈنگ۔ جسکا تخمینہ لاگت 1053.195 ملین روپے ہے

ایڈیشنل اسمبلی بلڈنگ کا ٹھیکہ مختلف گروپوں کی شکل میں 1174.484 ملین روپے کا دیا گیا تھا جن کی مدت تکمیل مختلف ہے (detail attached as annex-A)

ایکسٹینشن اسمبلی بلڈنگ کا ٹھیکہ مختلف گروپوں کی شکل میں 782.049 ملین روپے کا دیا گیا تھا جن کی مدت تکمیل مختلف ہے (detail attached as annex-B)

ان دونوں اسکیموں پر سال 13-2012 تک 1237.830 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

ان کو مکمل کرنے کے لئے مزید 1285.561 ملین روپے فنڈز درکار ہیں۔

(ب) اس مالی سال کے ADP میں اسمبلی بلڈنگ کیلئے فنڈز مختص نہیں کیے گئے۔

فنڈز مہیا کیئے جانے کے بارے میں متعلقہ محکمہ جات پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور فنانس ڈیپارٹمنٹ بہتر طور پر جواب دے سکتے ہیں

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

لاہور، شیخوپورہ، فیصل آبادی ہائی ویز کی تعمیر وٹول ٹیکس وصولی کی تفصیلات

*2429: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد ہائی ویز جو BOT کے تحت تعمیر کی گئی تھی، اس کے تعمیراتی اخراجات وغیرہ (Construction Cost etc) وصول کرنے کے لئے تعمیر کرنے والی کمپنیز کتنے عرصہ تک کس شرح سے ٹول ٹیکس وصول کر سکیں گی۔اس ٹول ٹیکس میں گزشتہ عرصہ کے دوران کتنا اضافہ ہوا ہے ٹول ٹیکس میں کس شرح سے کتنے عرصہ بعد اضافہ کی منظوری دی جا چکی ہے؟

(ب) اس سڑک پر سفر کرنے والوں کو ٹول ٹیکس کی ادائیگی کر کے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں سڑک کی ٹوٹ پھوٹ یا کسی حادثہ کی صورت میں بھی کیا کنٹریکٹرز کی کوئی ذمہ داری متعین کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت متعلقہ کنٹریکٹرز سے طویل سفر کرنے والوں کو یکمشت ادائیگی کی سہولت مہیا کروانے کو تیار ہے، مثلاً فیصل آباد سے لاہور آنے والے مکمل ٹول ٹیکس پہلے ٹول پلازہ پر ادا کر دیں تاکہ باقی ٹول پلازوں پر لمبی قطاروں سے بچ سکیں؟

(تاریخ وصولی 9 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) تعمیراتی کمپنی (LAFCO) کو معاہدہ کے مطابق 25 سال تک ٹول ٹیکس وصول کرنے کا حق حاصل ہے۔ معاہدہ کے مطابق کمپنی کو ٹیکس میں سالانہ 5.74% فیصد اضافہ کرنے کا اختیار حاصل ہے اور اُس کے مطابق ہی اضافہ کیا جا رہا ہے۔ شرح ٹال ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور۔ شیخوپورہ۔ فیصل آباد روڈ اس معاہدہ سے پہلے صرف لاہور (بیگم کوٹ) تا شیخوپورہ دو رویہ سڑک تھی جبکہ شیخوپورہ سے شاہ کوٹ تا فیصل آباد صرف '24 فٹ چوڑی سنگل کیرج

وے(Single Carriageway) تھی۔ معاہدہ کے مطابق لاہور (بیگم کوٹ) تا شیخوپورہ دورویہ سڑک کی بین الاقوامی معیار کے مطابق تعمیرِ نو کی گئی جبکہ شیخوپورہ تا فیصل آباد سڑک کو اسی معیار کے مطابق دورویہ تعمیر کیا گیا۔ معاہدہ کی مدت کے دوران کمپنی سڑک کو درست حالت میں رکھنے کی ذمہ دار ہے جس کے لیے معاہدہ میں باقاعدہ طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔ جبکہ کمپنی اس بات کی ذمہ دار ہے کہ وہ سڑک پر ایک پروجیکٹ کنٹرول سنٹر قائم کرے جس میں کم از کم دو اہل کار حادثہ کی اطلاع وصول کرنے کے لیے ہر وقت موجود ہونے ضروری ہیں۔ حادثہ کی اطلاع موصول ہونے کے فوری بعد یہ اہل کار ہنگامی مرمت اور ریکوری ٹیم کو متحرک کریں گے اور حادثہ کی اطلاع متعلقہ ہنگامی خدمات جیسے کہ پولیس اور ایمبولنس سروس کو اطلاع دیں گے۔

(ج) کمپنی کے ساتھ معاہدہ کے مطابق اس سہولت کی گنجائش نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

فیروز پور روڈ لاہور تا قصور کی تعمیر کی تفصیلات

*2552: جناب محمد نعیم صفدر انصاری: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) فیروز پور روڈ لاہور تا قصور کی تعمیر کب ہوئی ہے؟

(ب) اس کی مرمت کے ذمہ داران کون کون ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت مصطفیٰ آباد سے قصور تک انتہائی خراب ہے؟

(د) اس کی مرمت نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز کب تک اس کی مرمت کر دی جائے گی؟

(تاریخ وصولی 12 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف)لاہور قصور روڈ کی تعمیر مالی سال 07-2006 سے شروع ہو کر اکتوبر 2010 کو مکمل ہو گئی تھی اور اس سڑک کا باقاعدہ افتتاح جناب چیف منسٹر پنجاب نے کیا تھا۔

(ب)اس روڈ کو مکمل کرنے کے بعد ایک سال تک متعلقہ ٹھیکیداران اِس کی مرمت کے ذمہ دار تھے جبکہ مارچ 2012 کو یہ سڑک جزوی طور پر لاہور رنگ روڈ اتھارٹی کو منتقل کر دی گئی تھی اس لیے اس روڈ کی مرمت کی ذمہ دار جزوی طور پر ہائی وے ڈیپارٹمنٹ اور لاہور رنگ روڈ اتھارٹی ہے۔اس کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

1	پل گجومتہ تا ایلیٹ ٹاؤن (لمبائی 4.5 کلو میٹر)	پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ
2	ایلیٹ ٹاؤن تا قصور (لمبائی 28.35 کلو میٹر)	لاہور رنگ روڈ اتھارٹی

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ سیکشن نمبر 2 یعنی ایلیٹ ٹاؤن تا قصور Main Carriage Way کے شدید خراب پورشن کی مرمت اکتوبر 2013 میں کروائی گئی ہے۔اب اس سیکشن میں کوئی شدید خراب پورشن نہیں ہے۔مرمت کے ضمن میں milling(مشین کے ذریعے سڑک کی اوپری تہ کو اتارنا)اسفالٹ کارپٹ اور لین مارکنگ کے آئٹم کئے گئے ہیں۔البتہ سروس روڈ کے کچھ حصے ناہموار ہیں اور چند جگھوں پر مرمت درکار ہے۔

(د) ضروری مرمت کا کام مکمل کر دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ اس وقت سڑک کے ساتھ موجود ڈرین کی صفائی کا کام جاری ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)</u>

<u>لاہور: فیروزپور روڈ پر واقع ٹال پلازہ مصطفیٰ آباد کا ٹھیکہ و دیگر تفصیلات</u>

*2553: جناب محمد نعیم صفدر انصاری: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیروزپور روڈ لاہور / قصور پر واقع ٹال پلازہ مصطفیٰ آباد کا ٹھیکہ کب کس پارٹی کو کتنی رقم میں دیا گیا تھا؟

(ب) اس ٹال پلازہ کے ٹھیکہ کی آمدن کہاں جاتی ہے؟

(ج) کیا اس ٹال پلازہ پر کسی کو ریلیف دیا جاتا ہے تو کن کن افراد کو یہ ریلیف دیا جاتا ہے؟

(د) اس ٹال پلازہ پر کس شرح سے گاڑیوں سے ٹال وصول کیا جاتا ہے؟

(ہ) کیا اس جگہ پر مقررہ ریٹ پر ہی ٹال وصول کیا جاتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 12 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) فیروزپور روڈ لاہور / قصور ٹال پلازہ کا ٹھیکہ جولائی 2013 میں میسرز فیضان کمیونیکیشن انٹرنیشنل کو نو کروڑ چھیاسی لاکھ میں دیا ہے۔

(ب) اس ٹال پلازہ کی آمدن LRRA کے اکاؤنٹ میں جاتی ہے۔ اس اکاؤنٹ سے روڈ کی مرمت، بجلی کے بلوں اور دیگر کاموں پر خرچ کی جاتی ہے۔

(ج) مندرجہ ذیل گاڑیاں ٹال ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

1 جھنڈے والی گاڑیاں جن پر قصر صدارت یا گورنر ہاؤس کی پلیٹ ہو۔

2 تمام جھنڈے والی سرکاری گاڑیاں

3 پولیس کی گشت والی گاڑیاں

4 محکمہ صحت، سوشل سکیورٹی یا ہلال احمر کی ایمبولینس گاڑیاں

5 فوجی سرکاری گاڑیاں

6 آگ بجھانے والی اور ریسکیو 1122 کی گاڑیاں

(د) ٹال پلازہ کی ریٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ٹھیکیدار مقررہ ریٹ پر ٹال وصول کرنے کا پابند ہے اور مقررہ ریٹ پر ہی ٹال ٹیکس وصول کرتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

صوبہ میں شروع کئے گئے ترقیاتی منصوبہ جات کی صورتحال ودیگر تفصیلات

*2934: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 6 اکتوبر 2013 کو محکمہ مواصلات و تعمیرات نے وزیر اعلیٰ کو ایک میٹنگ میں ترقیاتی منصوبہ جات جو کہ صوبہ میں جاری ہیں، پر بریفنگ دی؟

(ب) محکمہ نے کل کتنے منصوبہ جات پر بریفنگ دی ان میں سے کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں؟

(ج) یہ بریفنگ کس کس نے دی تھی، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) بریفنگ کے دوران محکمہ کو کیا کیا ہدایات ملیں؟

(ہ) بریفنگ کے بعد محکمہ ان منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 8 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 10 جنوری 2013)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) درست ہے۔

(ب) محکمہ کی طرف سے 6 عدد منصوبہ جات (بیمار منصوبہ جات) پر بریفنگ دی ان منصوبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1 کشادگی و بہتری سڑک سیالکوٹ، وزیر آباد، رسول نگر، کوٹ ہرا، جلال پور بھٹیاں ضلع حافظ آباد، نہر قادر آباد اور بلو کی پر پل کی تعمیر

2 تعمیر پل دریائے توی سید پور پتن ضلع سیالکوٹ۔

3 تعمیر سڑک نارووال تالاہور براستہ بدوملی ضلع شیخوپورہ ولاہور (لمبائی 42.71 کلومیٹر)

4 تعمیر سڑک سوہاوہ۔ چکوال۔ تلہ گنگ۔ میانوالی (لمبائی 40.37 کلومیٹر)

5 تعمیر سڑک جھنگ بھکر تادریاخان ضلع بھکر (لمبائی 107.06 کلومیٹر)

6 کشادگی و بہتری سڑک میانوالی۔ مظفر گڑھ (لمبائی 50.08)

ان میں سے پہلے 3 عدد منصوبہ جات پر کام تیزی سے شروع کر دیا گیا ہے جبکہ بعد والے 3 عدد منصوبہ جات پر کام شروع کرنے کے لیے انتظامات آخری مراحل میں ہیں۔

(ج) بریفنگ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات نے دی

نام: محمد مشتاق احمد گریڈ: بی ایس 20

(د) بریفنگ کے دوران محکمہ کو منصوبہ جات جلد مکمل کرنے کی ہدایت کی گئی

(ہ) محکمہ ان منصوبہ جات کو جلد مکمل کرنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کر رہا ہے۔ ان منصوبہ جات کی منظوری محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات سے حاصل کی جا چکی ہے اور ٹھیکہ جات کے لیے ضروری کارروائی کی جا رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

چیچہ وطنی سے جھنگ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ روڈ کو دورویہ کرنے کی تفصیلات

*3025: لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چیچہ وطنی سے جھنگ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ روڈ کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کچھ سال پہلے ایک چائنہ کمپنی کے ذریعے یہ روڈ بنوائی گئی تھی، اس پر کتنی لاگت آئی اور کتنے عرصہ میں مکمل کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کارپیٹڈ روڈ ہونے کی وجہ سے ڈرائیور حضرات اپنی گاڑیوں کو بہت تیز رفتار میں چلاتے ہیں، جس سے روزانہ کی بنیاد پر کئی حادثات رونما ہوتے ہیں؟

(د) کیاحکومت اس کارپیٹڈروڈ کو دورویہ کرنے کاارادہ رکھتی ہے تاکہ قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع نہ ہوسکے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 22اکتوبر2013تاریخ ترسیل 22جنوری 2013)

جواب

وزیر مواصلات وتعمیرات

(الف) چیچہ وطنی سے جھنگ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ سڑک کی کل لمبائی 89.690 کلو میٹر ہے۔اور سڑک کی چوڑائی 32 فٹ ہے جس میں کارپیٹڈروڈ 24 فٹ چوڑی اوراس کے دونوں طرف چار چار فٹ چوڑے پختہ شولڈرز ہیں۔

(ب) جی ہاں یہ بات درست ہے کہ یہ سڑک چائنہ کی ایک کمپنی نے بنائی تھی جوکہ پراجیکٹ انجینئرنگ سیل (سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ) لاہور کی زیر نگرانی مورخہ 08-04-2010 کو مکمل ہوئی جس کا منظور شدہ تخمینہ لاگت 3055.195 ملین روپے تھا۔

(ج) یہ بات درست ہے کہ اس سڑک کی رائیڈ نگ کوالٹی بہت اچھی ہے۔ لیکن کسی بھی حادثے کا موجب ڈرائیور حضرات کی غفلت اور غیر ذمہ دارانہ رویہ بنتا ہے۔ جبکہ موجودہ سڑک کی چوڑائی انتہائی مناسب ہے۔

(د) یہ سڑک چند سال پہلے ہی مکمل ہوئی ہے اوراس کی چوڑائی بشمول پختہ شولڈرز 32 فٹ ہے۔اور ٹریفک کو گائیڈ کرنے کے لیے سڑک پر لین مارکنگ بھی کی گئی ہے۔تاکہ ڈرائیور حضرات محتاط ڈرائیونگ کریں اور کسی بھی حادثے سے بچنے کے لیے اپنی لین میں رہیں۔اس لیے فی الحال اس سڑک کو دورویہ کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12مارچ 2014)

ضلع ننکانہ صاحب: سڑکوں کی تعمیر ومرمت ودیگر تفصیلات

***3065: ملک ذوالقرنین ڈوگر: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔**

(الف) ضلع ننکانہ کے مندرجہ ذیل روڈز کی تعمیر تخمینہ لاگت، سال اور کنٹریکٹرز کی تفصیل بیان فرمائیں؟

1۔ ننکانہ مانگٹانوالہ روڈ

2۔ ننکانہ شاہ کوٹ روڈ

3۔ ننکانہ مانانوالہ روڈ

4۔ ننکانہ واربرٹن روڈ

5۔ ننکانہ بچیکی روڈ

6۔ ننکانہ بچیانہ روڈ

7۔ موڑ کھنڈا تا بھائی پھیرو روڈ

(ب) ان سڑکات کی مرمت اور دیکھ بھال پر گزشتہ پانچ سال میں ہونے والے اخراجات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان پر کام کرنے والے بیلداروں کی تعداد کیا ہے؟

(د) کیا یہ روڈز اس وقت قابل مرمت ہیں اور محکمہ کب تک ان کی مرمت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 31 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 27 جنوری 2013)

جواب

وزیر مواصلات وتعمیرات

(الف) ضلع ننکانہ صاحب کی جن سڑکات کے متعلق استفسار کیا گیا ہے اُن کی تعمیر تخمینہ لاگت، سال اور کنٹریکٹرز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	سٹرک کا نام	تخمینہ لاگت ملین روپے	سال تکمیل	ٹھیکیدار کا نام

1	ننکانہ مانگٹانوالہ روڈ	199.700	27-06-2009	میسرز سرور اینڈ کمپنی
2	ننکانہ شاہ کوٹ روڈ	296.809	30-06-2008	میسرز خالد رؤف اینڈ کمپنی
3	ننکانہ مانانوالہ روڈ	51.140	24-03-2009	میسرز بی.کے کنسٹرکشن
4	ننکانہ وار برٹن روڈ	323.488	24-05-2008	میسرز شفیق برادرز
5	ننکانہ بچیکی روڈ	92.376	20-02-2009	میسرز سرور اینڈ کمپنی
6	ننکانہ بچیانہ روڈ	یہ سڑک محکمہ شاہرات نے تعمیر نہ کی ہے بلکہ یہ سڑک ضلعی حکومت نے تعمیر کی ہے		
7	موڑ کھنڈہ تا بھائی پھیرو روڈ	132.402	25-10-2008	میسرز یاسین برادرز

(ب) یہ تمام سڑکات ضلعی حکومت ننکانہ صاحب کے انتظام وانصرام میں آتی ہیں گو کہ ان کی تعمیر / بحالی وغیرہ محکمہ شاہرات نے صوبائی اخراجات سے کی ہے تاہم ان کی مرمت کے فنڈز محکمہ شاہرات کو مہیا نہیں کیے جاتے۔ محکمہ کی جانب سے متعدد بار ضلعی حکومت کو ان سڑکات کی دیکھ بھال کے لیے لکھا جا چکا ہے۔

(ج) چونکہ یہ صوبائی سڑکات نہ ہیں اس لیئے ان پر محکمہ شاہرات کی طرف سے کوئی بیلدار تعینات نہ ہے۔

(د) یہ تمام سڑکات سال 09-2008 میں مکمل ہو گئی تھیں اس لیے اب انکی مرمت درکار ہے لیکن یہ مرمت ضلعی حکومت کی ذمہ داری میں آتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

فیصل آباد: رنگ روڈ بنانے کی تفصیلات

*3109: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت فیصل آباد شہر میں لاہور کی طرز پر رنگ روڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو اس کے لئے کیا لائحہ عمل تیار کیا گیا ہے اور اس رنگ روڈ بنانے کی بیک گراؤنڈ کیا ہے؟

(ب) اس کے لئے کتنی رقم مالی سال 14-2013 میں مختص کی گئی ہے؟

(ج) اس رنگ روڈ پر کب تک کام شروع ہونے کی امید ہے اور یہ منصوبہ کتنی لاگت کا ہے اور یہ کب تک مکمل ہو گا؟

(د) اگر اس کا ٹھیکہ دے دیا گیا ہے تو کس کمپنی کو کب، کس اتھارٹی نے کتنی رقم میں دیا ہے، اس منصوبہ کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے اور اس میں کیا کیا کام کروایا جائے گا؟

(ہ) اس منصوبہ کا نقشہ ایوان میں پیش کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 18 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 6 جنوری 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) جی ہاں حکومت پنجاب فیصل آباد میں لاہور کی طرز پر پہلے سے موجود سنگل کیرج وے پر دورویہ رنگ روڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کی تعمیر سے فیصل آباد شہر میں ٹریفک کا رش کم کرنے میں مدد ملے گی۔ اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ حکومت BOT کی بنیاد پر پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ (PPP) سے اس سڑک کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) رواں مالی سال 14-2013 میں حکومت پنجاب نے کوئی بھی رقم اس منصوبے کے لیے مختص نہ کی ہے۔ کیونکہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت رقم پرائیویٹ کمپنی خود لگاتی ہے۔

(ج)حکومت جلد از جلد پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت اس منصوبے پر کام شروع کرنا چاہتی ہے۔اس منصوبے کا تخمینہ لاگت تقریباً7200ملین روپے ہے۔اس منصوبے کو کام الاٹ کرنے کے بعد تین سے چار سال لگ سکتے ہیں۔

(د)اس منصوبے کا ٹھیکہ کسی بھی کمپنی کو نہیں دیا گیا ہے۔جبکہ اس کی لمبائی97.53کلومیٹر ہے اور چوڑائی دورویہ 24فٹ ایک طرفہ ہے۔

(ہ)اس منصوبے کے نقشہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب12مارچ2014)

محکمہ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے شروع کی گئی ترقیاتی سکیموں کی تفصیلات

*3112:جناب احسن ریاض فتیانہ:کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)09-2008سے13-2012تک ضلع فیصل آباد اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ ہذا نے جو ترقیاتی سکیمیں شروع کی ہیں ان کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور آغاز کام کی تاریخ بتائیں؟

(ب)ان میں سے کتنی اور کون کون سی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں، کتنی اور کون کون سی نامکمل ہیں؟

(ج) کس کس سکیم پر کب سے کام بند پڑا ہے،ان سکیموں کے نام،مدت تکمیل، تخمینہ لاگت اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل سکیم وائز بتائیں؟

(د) جن سکیموں پر کام بند کر دیا گیا ہے اور جو نامکمل ہیں ان پر کام بند کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور اس کے ذمہ دار کون کون سرکاری یا غیر سرکاری افراد ہیں،ان کے نام،عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت نامکمل اور بند سکیمیں شروع کروانے،ان کو مکمل کروانے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی18نومبر2013تاریخ ترسیل6جنوری2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ضلع فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مالی سال 09-2008 سے 13-2012 تک ہائی وے کی ترقیاتی سکیموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

09-2008 سے 13-2012 تک ضلع فیصل آباد اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بلڈنگز کی جو ترقیاتی سکیمیں شروع کی گئیں ان کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل، تاریخ آغاز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں پچھلے پانچ سالوں میں ہائی وے کی 42 سکیموں پر کام کیا گیا جن میں سے 40 مکمل ہو گئی ہیں جبکہ 02 سکیموں پر کام جاری ہے۔ جس کی تفصیل "اے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مندرجہ ذیل تین سکیمیں جو 09-2008 سے پہلے شروع ہوئیں ان پر بھی کام جاری ہے اور یہ فنڈ کی کمی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکیں۔

1۔ تعمیر و کشادگی فیصل آباد بائی پاس تا ماڑی پتن، لمبائی 53.41 کلومیٹر، آغاز تعمیر 21.02.2007

2۔ تعمیر و کشادگی فیصل آباد بائی پاس مکوآنہ تا جسوآنہ، لمبائی 17.03 کلومیٹر، آغاز تعمیر 27.02.2007

3۔ تعمیر کھرڑیانوالہ بائی پاس، لمبائی 17.38 کلومیٹر، آغاز تعمیر 16.01.2007

درج بالا کاموں کے علاوہ ایک اور سکیم دو رویہ سڑک، کھرڑیانوالہ والا تا ساہیانوالہ جو 06-2005 میں شروع ہوئی اور 12-2011 سے فنڈ کی عدم دستیابی کی وجہ سے تعمیر کا کام بند پڑا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پچھلے پانچ سالوں میں ہائی وے کی 38 سکیموں پر کام کیا گیا جن میں سے 35 مکمل ہو گئی ہیں جبکہ 03 سکیموں پر کام جاری ہے۔ جس کی تفصیل "بی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد میں بلڈنگز کی 75 سکیموں میں سے 40 سکیمیں اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 28 سکیموں میں سے 22 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں فہرست (سی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

۔مزید برآں ضلع فیصل آباد میں35 سکیمیں اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 6 سکیمیں نامکمل ہیں۔نامکمل سکیموں کی فہرست (ڈی)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباداور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مالی سال09۔2008سے13۔2012تک ہائی وے کی جو ترقیاتی اسکیمیں شروع کی گئی ہیں ان میں سے کسی بھی سکیم پر کام بندنہ ہے۔

ضلع فیصل آباداور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مالی سال09۔2008سے13۔2012تک بلڈنگز ہائی وے کی جن سکیموں پر کام بند پڑاہے ان سکیموں کے نام،مدت تکمیل، تخمینہ لاگت اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع فیصل آباد

سکیم کانام	مدت تکمیل	تخمینہ لاگت (ملین)	خرچ کردہ رقم
1۔اپ گریڈیشن /اسٹیبلشمنٹ آف لیب سکول گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹیچرز فیصل آباد	ایک سال	33.822	9.000
2۔اسٹبلشمنٹ آف گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ستیانہ بنگلہ تحصیل جڑانولہ ضلع فیصل آباد	ایک سال	86.082	14.265
3۔تعمیر پروٹوٹائپ جیمنیزیم بلڈنگ تحصیل لیول (چک جھمرہ) فیصل آباد	دوسال	61.466	30.000
4۔تعمیر پروٹوٹائپ جیمنیزیم بلڈنگ تحصیل لیول (جڑانوالہ) فیصل آباد	دوسال	78.468	6.432
5۔تعمیر برائے32 نمبر ڈیتھ سیل سنٹرل جیل فیصل آباد	ایک سال	15.038	16.730
6۔تعمیر برائے ایڈیشنل ٹائلٹ فسیلیٹیز سنٹرل جیل فیصل آباد	ایک سال	10.478	7.470

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

1۔ تعمیر اضافی لیٹرین ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ	ایک سال	13.520	9.970
2۔ تعمیر چاردیواری اور حفاظتی دیوار ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ۔	ایک سال	34.157	30.008

(د) ضلع فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مالی سال 09-2008 سے 13-2012 تک ہائی وے کی جو ترقیاتی اسکیمیں شروع کی گئی ہیں ان میں سے کسی بھی سکیم پر کام بند نہ ہے۔

ضلع فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مالی سال 09-2008 سے 13-2012 تک بلڈنگز کی جو جو سکیمیں بند اور نامکمل ہیں ان کی تفصیل اور وجوہات درج ذیل ہیں۔

ضلع فیصل آباد

نام سکیم	کام بند ہونے کی وجہ
1۔اپ گریڈیشن / اسٹیبلشمنٹ آف لیب سکول گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹیچرز فیصل آباد	سال 13-2012 بقایا فنڈز مہیا نہیں کئے گئے جس کیلئے درخواست کی گئی۔
2۔اسٹبلشمنٹ آف گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ستیانہ بنگلہ تحصیل جڑانولہ ضلع فیصل آباد	عدالت عالیہ لاہور کی طرف سے حکم امتناعی جاری ہونے کی وجہ سے کام بند پڑا ہوا ہے۔
3۔ تعمیر پروٹوٹائپ جیمنیزیم بلڈنگ تحصیل لیول (چک جھمرہ) فیصل آباد	سال 12-2011 سے فنڈز مہیا نہیں کئے گئے جس کیلئے درخواست کی گئی ہے۔
4۔ تعمیر پروٹوٹائپ جیمنیزیم بلڈنگ تحصیل لیول (جڑانوالہ) فیصل آباد	سال 12-2011 سے فنڈز مہیا نہیں کئے گئے جس کیلئے درخواست کی گئی ہے۔
5۔ تعمیر برائے 32 نمبر ڈیتھ سیل سنٹرل جیل فیصل آباد	اس سکیم کے 12-2011 میں فنڈز نہیں آئے۔13-2012 میں جو فنڈز مہیا کئے گئے وہ خرچ کردیئے گئے۔اس مالی سال میں فنڈز

	مہیا نہیں کیے گئے جس کیلئے درخواست کی گئی ہے
6۔ تعمیر برائے ایڈیشنل ٹائلٹ فسیلیٹیز سنٹرل جیل فیصل آباد	سال 13-2012 سے فنڈز مہیا نہیں کیے گئے جس کیلئے درخواست کی گئی ہے۔ لہذا کوئی سرکاری یا غیر سرکاری افراد کی وجہ سے تاخیر نہ ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

1۔ تعمیر اضافی لیٹرین ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ	موجودہ مالی سال میں فنڈز مہیا نہیں کیے گئے جس کیلئے درخواست کی گئی ہے۔
2۔ تعمیر چاردیواری اور حفاظتی دیوار ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ۔	موجودہ مالی سال کے بجٹ میں سکیم موجود نہ ہے اور فنڈز مہیا نہ کیے گئے ہیں جس کیلئے درخواست کی گئی ہے۔ لہذا کوئی سرکاری یا غیر سرکاری افراد کی وجہ سے تاخیر نہ ہے

(ہ) ضلع فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہائی وے کی کسی بھی سکیم پر کام بند نہ ہے لہذا کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔ البتہ نامکمل سکیموں پر کام جاری ہے۔

ضلع فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بلڈنگز کی نامکمل اور مکمل سکیموں کو شروع کروانے اور مکمل کروانے کے بارے میں تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع فیصل آباد میں 29 نامکمل منصوبوں پر کام جاری ہے اور 6 منصوبوں پر کام بند ہے 5 عدد منصوبہ جات کیلئے فنڈز کی فراہمی کی درخواست کی گئی ہے۔ دستیابی پر کام مکمل کر لیا جائے گا

ایک عدد منصوبہ پر کام عدالت عالیہ سے حکم امتناعی خارج ہونے پر کام شروع کر دیا جائے گا۔ کسی سرکاری یا غیر سرکاری افراد کی وجہ سے تاخیر نہ ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 4 نامکمل منصوبوں پر کام جاری ہے اور 2 منصوبوں پر کام بند ہے جن کیلئے فنڈز کی فراہمی کی درخواست کی گئی ہے۔

دستیابی پر کام مکمل کر لیا جائے گا۔ کسی سرکاری یا غیر سرکاری فرد کی وجہ سے تاخیر نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

ضلع سرگودھا: ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑکوں کی تفصیلات

*3220: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مانگنی پل لاہور روڈ تحصیل و ضلع سرگودھا تا 58 جنوبی بیریئر روڈ فیصل آباد روڈ ایک انتہائی اہم سڑک ہے جو کہ ضلع سرگودھا کی دو اہم شاہراہوں کو آپس میں ملاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کروڑوں روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والی یہ سڑک اسوقت شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) کیا حکومت اس اہم سڑک کی مرمت کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اور اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 4 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 فروری 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔ یہ سڑک لاہور سرگودھا روڈ کو سرگودھا فیصل آباد روڈ سے ملاتی ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔ مذکورہ سڑک ضلعی حکومت سرگودھا کے زیر انتظام تھی اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سرگودھا کی طرف سے مناسب مرمت نہ کرنے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ج) اب یہ سڑک صوبائی محکمہ شاہرات کے حوالے کر دی گئی ہے۔ مذکورہ سڑک ریسر فیسنگ پروگرام 14-2013 میں ریسر فیسنگ کے لیے منظور ہو چکی ہے۔ حکومت کی طرف سے فنڈز موصول ہوتے ہی اس پر کام شروع کروا دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

ضلع سرگودھا: سرگودھا شاہین آباد روڈ کی ابتر صورت حال کی تفصیلات

*3225: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا شاہین آباد روڈ چند سال سے انتہائی خستہ ہو چکی ہے جس کی وجہ سے عوام الناس کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سڑک کو مرمت یا دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 4 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 فروری 2014)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک ضلعی حکومت سرگودھا کے زیر انتظام ہے۔ تاہم حکومت پنجاب نے اس سڑک کو بحالی کے لیے خصوصی ڈسٹرکٹ پروگرام میں شامل کیا ہے جس کی مورخہ 04-03-2014 کو حکومت سے منظوری ہو چکی ہے۔ جس کی لاگت کا تخمینہ 143 ملین روپے ہے۔ حکومت کی طرف سے فنڈز موصول ہونے پر اس سڑک پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014)

لاہور   رائے ممتاز حسین بابر

12 مارچ 2014   سیکرٹری

بروز جمعۃ المبارک 14 مارچ 2014 محکمہ مواصلات و تعمیرات کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ عائشہ جاوید	125
2	محترمہ راحیلہ انور	1251۔776
3	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	2095۔1094
4	لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	3025۔1114
5	جناب احمد شاہ کھگہ	1447
6	محترمہ نگہت شیخ	1533
7	جناب آصف محمود	1582۔1581
8	ڈاکٹر نوشین حامد	1669
9	جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ	1709
10	قاضی احمد سعید	1872۔1871
11	قاضی عدنان فرید	1910
12	جناب جمیل حسن خان	2010۔1998
13	جناب محمد انیس قریشی	2177
14	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2429۔2228
15	جناب محمد نعیم صفدر انصاری	2553۔2552
16	محترمہ فائزہ احمد ملک	2934

3065	ملک ذوالقرنین ڈوگر	17
3112۔3109	جناب احسن ریاض فتیانہ	18
3225۔3220	چودھری فیصل فاروق چیمہ	19